بخشِ نثر

حکایت

انسان نے جب سے معاشرتی زندگی اختیار کی، اسی وقت سے قصہ و حکایت کی روایت ملتی ہے۔ پہلے اسے زبانی طور پر خاندان کے بزرگ بچوں کو سناتے تھے۔ بعد میں اس نے داستان کی شکل اختیار کی۔ داستانوں میں غیر فطری عناصر جیسے دیو، جن اور پریوں کے واقعات کو پیش کیا جاتا تھا۔ یہ واقعات حیرت انگیز اور تعجب خیز ہوتے تھے اور اس میں نئی کہانیاں پیدا ہوتی رہتی تھیں۔ اس طرح ہر داستان بہت طویل ہوتی تھی جیسے الف لیلہ، قصہ حاتم طائی وغیرہ۔

نئے دور میں حقیقی زندگی سے تعلق رکھنے والے واقعات کو موضوع بنایا گیا، جس سے ناول اور افسانے کی صنف پیدا ہوئی۔ فارسی میں افسانے کو "داستانِ کوتاہ" بھی کہتے ہیں۔

عموماً حکایتیں سبق آموز اور پند و نصیحت سے معمور ہوتی تھیں۔ گلستاں، اخلاقِ محسنی، کلیلہ و دمنہ اور قابوس نامہ ایسی ہی حکایتوں کے مجموعے ہیں۔ اس نصابی کتاب میں چار حکایتیں شامل کی گئی ہیں۔ گلستانِ سعدی سے دو حکایتیں لی گئی ہیں، ایک قابوس نامہ سے اور ایک حکایت "فارسی برای غیر فارسی زبانان" سے ماخوذ ہے۔

❖❖❖

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

شیخ سعدی

آٹھ سو سال پہلے ایک عالم و دانشور اور بے مثال شاعر جن کا نام مشرف الدین تھا۔ شیراز میں زندگی بسر کرتے تھے۔ طالب علمی کے زمانے میں ہی شاعر کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ لیکن انھوں نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ شیراز میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بغداد روانہ ہوئے۔ یہاں کے مشہور مدرسہ نظامیہ اور دوسری علمی محفلوں میں علوم و فضائل حاصل کرتے رہے۔ جوانی ہی سے بے چین روح رکھتے تھے۔ کسی ایک جگہ پابند ہو کر نہ رہے۔ ساری دنیا کی سیر کرنا اور لوگوں کو دیکھنا چاہتے تھے۔ وہ مناظر قدرت

سعدی کا مقبرہ

کے شیدائی تھے۔ ایک لمبی مدت تک دنیا گھومتے رہے اور شہروں دیہاتوں میں مختلف قسم کے لوگوں سے ملاقات کرتے رہے۔ انھوں نے بے شمار چیزیں اپنے ذہن میں محفوظ کر لیں۔ پھر شیراز واپس آئے۔ اس وقت وہ ایک مشہور اور کہنہ مشق شاعر ہو چکے تھے۔

پچاس سال کی عمر میں سعدی نے ''گلستان'' نامی کتاب لکھی جو نظم ملی ہوئی نثر میں ہے۔ گلستاں کی تحریریں سادہ، رواں اور دل پذیر ہیں۔ ان کی دوسری کتاب ''بوستاں'' نظم میں ہے۔ گلستاں اور بوستاں میں اخلاقی باتیں اور نصیحتیں حکایتوں کی صورت میں بیان ہوئی ہیں۔ ان دونوں کتابوں کے علاوہ سعدی کی غزلوں اور دیگر نظموں کا مجموعہ بھی ہے جو ''کلیات سعدی'' کے نام سے معروف ہے۔

سعدی کی جائے ولادت اور مقام وفات دونوں ہی شہر شیراز ہے۔ شیراز (ایران) میں ان کی آرامگاہ مرجع خلائق ہے۔

❖❖❖

حکایت (۱)

شیخ سعدی

مردُم آزاری را حکایت کنند

مردم آزاری را حکایت کنند که سنگی بر سرِ صالحی زد۔ درویش را مجالِ انتقام نبود۔ سنگ را نگاه میداشت تا زمانیکہ مَلِک را بران لشکری خشم آمد و در چاہ کرد۔ درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت۔ گفت تو کیستی و این سنگ چرا زدی؟ گفت من فلانم و این همان سنگ است کہ در فلان تاریخ بر سرِ من زدی۔ گفت، چندین روزگار کجا بودی؟ گفت، از جاهت اندیشہ می کردم۔ اکنون کہ در چاهت دیدم فرصت غنیمت دانستم۔

(ماخوذ از گلستانِ سعدی)

❖ ❖ ❖

مشکل الفاظ کے معانی

مردم آزار	=	ظالم
مردم آزاری	=	لوگوں کو ستانا
سنگ	=	پتھر
صالحی	=	(صالح + ی) ایک نیک شخص
زد	=	اس نے مارا
انتقام	=	بدلہ
لشکر	=	سپاہی
خشم آمد	=	غصہ آیا
چاہ	=	کنواں
جاہ	=	مرتبہ
ناسزا	=	نالائق
بختیار	=	قسمت والا، حکمراں
اختیار	=	پرہیز
باش	=	انتظار کرو
برآر	=	باہر نکال لے۔ برآوردن مصدر سے فعل امر حاضر۔

غور کرنے کی باتیں

اس حکایت میں شیخ سعدی نے اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ مردم آزاری ایک بُری صفت ہے، جس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ کسی طاقتور ظالم سے اس وقت اپنا انتقام لینا چاہیے

جب وہ مجبور ہو جائے اور ہم کو تکلیف نہ پہنچا سکے۔ جس طرح ایک نیک آدمی پتھر کھانے کے باوجود انتقام لینے پر قادر نہ ہو سکا۔ اس نے وقت کا انتظار کیا۔ جب ظالم مجبور ہو گیا تو اس نے انتقام لیا۔ یہی عقل مندوں کا دستور ہے۔ جیسا کہ اس شعر سے ظاہر ہے ۔

نا سزائ را چو بینی بختیار   عاقلان تسلیم کردند اختیار
باش تا دستش بہ بندد روزگار   پس بکامِ دوستان مغزش برار

جب تم کسی نالائق کو اقبال مند دیکھو (تو وہی کرو جو عقلندوں نے کیا ہے)۔ ایسی صورت حال میں عقلندوں نے ہمیشہ جھک جانا پسند کیا ہے۔ پھر انتظار کرو وقت کا کہ زمانہ اسے مجبور کر دے۔ اب دوستوں کی مرضی اور خواہش کے مطابق اس کا مغز باہر کر دو (یعنی اسے تباہ کر دو)۔

مختصر سوالات

۱- اس حکایت کے مصنف کون ہیں اور یہ ان کی کس کتاب سے ماخوذ ہے؟
۲- مردم آزار نے نیک آدمی کو پتھر کیوں مارا؟
۳- صالح آدمی نے اس پتھر کا کیا جواب دیا؟
۴- بادشاہ نے اس سپاہی کو کیا سزا دی؟
۵- نیک آدمی نے اس موقع سے کیا فائدہ اٹھایا؟

مختصر سوالات

۱- مردم آزار نے صالح آدمی کو کس چیز سے مارا؟
۲- بادشاہ نے سپاہی کو کہاں قید کیا؟
۳- صالح انسان نے کس چیز سے انتقام لیا؟
۴- مندرجہ ذیل الفاظ کو فارسی جملوں میں استعمال کیجیے :

سنگ ....

صالح ....

انتقام ....

لشکر ....

چاہ ....

عملی کام

❖ 'کردن' مصدر سے فعل ماضی مطلق کی گردان بنائیے۔

❖ ❖ ❖

حکایت (۲)

شیخ سعدی

زاهدی مهمانِ پادشاهی

زاهدی مهمانِ پادشاهی بود۔ چون به طعام به نشستند کمتر ازان خورد که ارادتِ او بود و چون به نماز برخاستند بیشتر ازان گزارد که عادتِ او بود تا ظنِ صلاح در حق وی زیادت کند۔

فرد

ترسم نه رسی به کعبه ای اعرابی
کین ره که تو می روی بترکستان ست

چون بمقام خود آمد سُفره خواست تا تناول کند۔ پسری داشت صاحبِ فراست، گفت ای پدر چرا در مجلسِ سلطان طعام نخوردی؟ گفت، در نظرِ ایشان چیزی نخوردم که بکار آید۔ گفت نماز راهم قضا کن که چیزی نکردی که بکار آید۔

❖❖❖

مشکل الفاظ کے معانی

طعام	=	کھانا
کمتر	=	اس سے کم
بیشتر	=	اس سے زیادہ
زیادت	=	زیادہ
سُفرہ	=	دسترخوان
تناول	=	کھانا کھانا
پسر	=	لڑکا
فراست	=	عقل مندی
ایشان	=	یہ لوگ
نخوردی	=	تم نے نہیں کھایا

غور کرنے کی باتیں

اس حکایت میں شیخ سعدی نے بتایا ہے کہ جو عبادت ریاکاری کے لیے کی جائے وہ قابلِ مذمت ہے اور اس کی خدا کے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ سعدؔی نے اس حکایت کے ذریعہ ہم کو یہ سبق دیا ہے کہ ہم ریاکاری کے کاموں سے بچیں اور سچائی پر دھیان دیں۔

مختصر سوالات

۱- بادشاہ کے گھر مہمان نے کھانا کم کیوں کھایا؟

۲- مہمان نے نماز زیادہ کیوں پڑھی؟

۳- اپنے گھر آ کر اس نے دسترخوان کیوں طلب کیا؟

۴- اس کے لڑکے نے والد سے کیا پوچھا؟

۵- والد نے اس کا کیا جواب دیا؟

طویل سوالات

۱- اس کہانی کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔

عملی کام

۱- اس کہانی میں ماضی مطلق چنیے۔

۲- 'بودن' مصدر سے ماضی قریب کی گردان بنائیے۔

۳- مندرجہ ذیل الفاظ سے فارسی جملے بنائیے:

زاھد ....

مہمان ....

طعام ....

عادت ....

سُفرہ ....

❖ ❖ ❖

ABSOL
DIEL SOLUTIONS

حکایت (۳)

چوپانِ دروغ گو

چوپانی گاه گاه بی سبب فریاد می کرد۔ "گرگ آمد! گرگ آمد!" مردم برای نجاتِ چوپان و گوسفندان به سوی او می دویدند۔ ولی چوپان می خندید و مردم می فهمیدند که دروغ گفته است۔

ناگهان روزی گرگی به رَمَه زد۔ چوپان فریاد کرد و کمک خواست۔ مردم گمان کردند که باز دروغ می گوید۔ هرچه فریاد کرد کس به کمکِ او نرفت۔ چوپان دروغ گو تنها ماند و گرگ گوسفندانِ او را درید۔

(ماخوذ)

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

مشکل الفاظ کے معانی

چوپان	=	چرواہا
دروغ	=	جھوٹ
گاہ گاہ	=	کبھی کبھی
گرگ	=	بھیڑیا
گوسفند	=	بکری
می دویدند	=	دوڑتے تھے
ناگہان	=	اچانک
رمہ	=	بکریوں کا ریوڑ
کمک	=	مدد

غور کرنے کی باتیں

اس حکایت میں دروغ گوئی یعنی جھوٹ بولنے کی برائی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ جھوٹ بولنا بہت بُری عادت ہے۔ چرواہے نے بلا ضرورت فریاد کی اور لوگوں کو پریشان کیا۔ اور جب واقعی بھیڑیا آگیا اور اس نے لوگوں کو بلایا تو کوئی نہیں آیا۔ سبھوں نے یہ سمجھا کہ وہ پہلے کی طرح پھر جھوٹ بول رہا ہے۔ اس حکایت سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔

مختصر سوالات

۱- چرواہا بار بار کیا سوال کرتا تھا؟

۲- ایک دن بھیڑیا آگیا اور لوگ مدد کے لیے نہ پہنچے۔ کیوں؟

۳- چرواہے کو جھوٹ بولنے کی کیا سزا ملی؟

طویل سوالات

۱- اس کہانی کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔

۲- اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے، بتائیے۔

عملی کام

۱- فارسی جملوں میں استعمال کیجیے:

گرگ ....

گوسفند ....

مردم ....

دروغ ....

ناگہان ....

۲- 'گفتن' مصدر سے فعل ماضی بعید کی گردان بنائیے۔

❖ ❖ ❖

عنصر المعالی کیکاؤس

قابوس نامہ کے مصنف کا نام عنصر المعالی کیکاؤس بن اسکندر بن قابوس بن وشمگیر ہے۔ خاندان زیاری کے ایک ممتاز امیر تھے۔ انھوں نے اپنی عمر کا زیادہ تر حصہ غزنین اور ہندوستان میں بسر کیا۔ انھوں نے حج بھی کیے، ۴۴۱ھ میں بادشاہت حاصل کی اور ۴۹۲ھ تک حکمراں رہے۔ انھوں نے ۴۷۵ھ میں اپنے بیٹے گیلان شاہ کی نصیحت اور رہنمائی کے لیے ''قابوس نامہ'' تصنیف کی، جس میں انھوں نے زندگی کے تمام پہلوؤں سے متعلق مفید اور اہم نصیحتیں کی ہیں۔

❖❖❖

حکایت (۴)

طرّاری امانت دار

چنان شنودم که مردی به سحرگاه به تاریکی از خانه بیرون آمد تا به گرمابه رود، در راه دوستی را از آنِ خویش دید. گفت، موافقت کنی با من تا به گرمابه رویم؟ دوست گفت : تا درِ گرمابه با تو همراهی کنم لیکن در گرمابه نتوانم آمد که شغلی دارم. تا نزدیک گرمابه با وی رفت و به سرِ دو راهی رسیدند، و این دوست پیش از آنکه دوست را خبر دهد بازگشت و به راهی دیگر رفت. اتفاقاً طرّاری از پس این مردی آمد تا به گرمابه رود به طرّاریِ خویش. از قضا این مرد بازنگریست، طرّار را دید و هنوز هوا تاریک بود، پنداشت که آن دوست اوست. صد دینار در آستین داشت بر دستارچه، از آستین بیرون کرد و بدان طرّار داد و گفت : ای برادر این امانت است بگیر تا من از گرمابه برآیم به من باز دهی.

طرّار زر از وی ستاند و هم آنجا مقام کرد. تا وی از گرمابه برآمد، روشن شده بود. جامه پوشید و راست رفت، طرّار او را باز خواند و گفت : ای جوانمرد زر خویش باز ستان و پس برو، که امروز من از شغل خویش باز ماندم از جهت امانت تو. مرد گفت : این امانت چیست و تو که بودی؟ طرّار گفت : من مردی طرّارم و تو این زر به من دادی تا از گرمابه برآیی. مرد گفت : اگر طرّاری چرا زر نبردی؟ طرّار گفت : اگر به صناعت خویش می بردم اگر هزار دینار هم می بود یک جو باز نمی دادم ولیکن تو به زینهار به من امانت دادی، و در جوانمردی نباشد که خیانت در امانت کنم.

(ماخوذ از قابوس نامه)

❖ ❖ ❖

مشکل الفاظ کے معانی

گرمابہ	=	حمام، غسل خانہ
طرّار	=	تیز، چالباز
سحرگاہ	=	صبح کا وقت
دستار	=	پگڑی
جامہ	=	کپڑا، لباس
پوشید	=	پہنا
امانت	=	کسی کے مال کو اپنے پاس حفاظت سے رکھنا
خیانت	=	امانت کے مال کو غصب کر لینا

غور کرنے کی باتیں

اس حکایت میں امانت داری کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ امانت میں خیانت کرنا بہت غلط بات ہے۔ جب ایک طرّار کو امانت دار بنا دیا گیا تو اس نے بھی امانت کی حفاظت کی اور اسے اپنے دوست کو بحفاظت واپس کیا۔

مختصر سوالات

۱- یہ کہانی کس کتاب سے لی گئی ہے؟

۲- اس کے مصنف کا کیا نام ہے؟

۳- حمام کون چلا رہا تھا؟

۴- راستہ میں کس سے اُن کی ملاقات ہوئی؟

۵- حمام جانے والے آدمی نے اپنے سو دینار کس کو دیے تھے؟
۶- طرّار نے کیوں بے ایمانی نہیں کی؟

طویل سوالات

۱- اس کہانی کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔
۲- اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟
۳- مندرجہ ذیل الفاظ کو فارسی جملوں میں استعمال کیجیے۔

سحرگاہ ....
گرمابہ ....
از قضا ....
امانت ....
صناعت ....

عملی کام

اس کہانی سے ماضی مطلق چُن کر اُن کے معانی بتائیے۔

❖❖❖

مضمون

کسی خاص عنوان پر خیالات کے ترتیب وار تحریری اظہار کو ''مضمون'' کہتے ہیں۔ مضمون نویسی میں سب سے پہلے عنوان کا تعارف پیش کیا جاتا ہے، پھر عنوان سے متعلق عام ضروری معلومات دی جاتی ہیں۔ اس کے بعد اس کے فوائد ونقصانات کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ انسانی زندگی میں اس کی افادیت اور اہمیت پر روشنی ڈالی جاتی ہے اور آخر میں پورے مضمون کا خلاصہ یا نچوڑ پیش کیا جاتا ہے۔

مضامین کے عنوانات بے شمار ہیں اور اسی طرح اس کی قسمیں بھی اَن گنت ہیں۔ جاندار اور بے جان چیزیں، انسانی صفات، سیاسی، جغرافیائی، سماجی و معاشرتی، علمی و ادبی، زمینی اور آسمانی، جماداتی، نباتاتی اور سوانحی وغیرہ مضمون کی قسمیں ہیں۔

مضمون لکھنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ عنوان سے متعلق پوری واقفیت فراہم کی جائے تاکہ پڑھنے والوں کی معلومات میں اضافہ ہو اور ان کی تشنگی دور ہو سکے۔

مضمون کی زبان جس قدر آسان ہوگی اور طرز بیان جتنا ترتیب وار اور سلجھا ہوا ہوگا اسی قدر لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اس طرح پڑھنے والے اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

۱- مهمان نوازی

یکی از خلفای بنی عباس به سفری می رفت۔ اندک اندک باران در راه آغاز باریدن کرد۔ از دور خیمه ای نمودار شد، به طرف آن خیمه رفت، غلامی همراه او بود، چون به نزدیک خیمه رسیدند صاحب خیمه استقبال کرد و بشاشت تمام نمود، پای افزار ستاند و آب آورد تا دست و پای را شُستند واز زن پرسید که هیچ چیز موجود است که برای این مهتر و بزرگ از آن شامی مهیا کنیم؟ گفت : چیزی نیست مگر آن بز که پسر را شیر می دهد، گفت : برو و بز را بیاور تا بسمل کنم ۔ زن گفت : اگر بسمل کنی این پسرک از بی شیری هلاک شود، که من قطره ای شیر ندارم۔ گفت : راست است اما من عار دارم که مهمان امشب بی شام بخسپد، خدای عزّ و جل این طفلک را بی روزی نگذارد و پیش از آنکه روز فرو شود بز را بیار تا در تاریکی به سبب ذبح آن رنجیده نشوی۔

زن رفت و بز را از چراگاه آورد و مرد بسمل کرد و زن آن را بپخت و پیش آورد تا خورند و نماز خفتن کردند وخفتند۔ چون بامداد برخاستند و نماز بامداد کردند، خلیفه غلام را خواند و آهسته پُرسید که: ''چند زر داری؟'' گفت : ''پانصد دینار''۔ گفت : ''برو بدین مرد صاحبِ خیمه ده تا برگِ خویش سازد''۔ غلام گفت : ''ای خداوند، بهای بزی دانگی بیش نباشد ۔ یکی دو سه دانگ بدو ده که مرد ترا نه شناسد''۔ گفت : اگر او مرا نشناسد من خود را می شناسم۔ او بر درویشی خود که در تمام املاک همان بز داشت از سر آن برخاست۔ اگر پانصد دینار بدو دهم هنوز عُشر مال خود را باو نداده باشم، او را بر من ترجیح باشد۔ ای غلام، برو و پانصد دینار زر بدو ده و بسیار معذرت کن ۔ غلام پانصد دینار بدو داد و معذرت کرد۔

(ماخوذ از فارسی و دستور)
(مؤلفه دکتر زهرا خاطری، گیا)

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL ★ PATNA ★

مشکل الفاظ کے معانی

آغاز باریدن کرد	=	بارش ہونے لگی
استقبال کرد	=	استقبال کیا
املاک	=	ملکیت، مِلک کی جمع یعنی جائدادیں
بخسپد	=	وہ سوتا ہے
برگ	=	پتہ، توشہ، طعام، غذا
بسمل کرد	=	ذبح کر دیا
بشاشت	=	خوشی
پای افزار	=	جوتا
ترجیح	=	ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا
خداوند	=	مالک
خیمہ	=	ٹینٹ
خلفا	=	خلیفہ کی جمع
دانگ	=	دِرہم اور روپیہ کا چوتھا حصہ
درویشی	=	فقیری
دینار	=	سونے کا سکہ
ذبح	=	ذبح کرنا
روز فرو شود	=	غروب ہوتا ہے، ڈوبتا ہے
ستاند	=	اس نے پکڑا
عار	=	حیا، شرم
شام	=	رات کا کھانا

نمازِ خفتن	=	عشا کی نماز
بامداد	=	صبح
نمازِ بامداد	=	فجر کی نماز
بہا	=	قیمت
از سرآں برخاستن	=	قربان کر دینا، ہاتھ اٹھا لینا
معذرت کن	=	معافی مانگو

غور کرنے کی باتیں

- مہمان نوازی ایک عمدہ صفت ہے۔ جس شخص میں یہ صفت ہوتی ہے وہ بہت محترم اور ممتاز ہوتا ہے۔
- دیہاتی نے اپنے یہاں آنے والے مہمان کی بہت خوش دلی اور خندہ پیشانی سے پذیرائی کی اور اپنی بکری کو اپنے مہمان کی ضیافت کے لیے قربان کر دیا، جو اس کا قیمتی سرمایہ تھی۔
- خلیفہ نے بھی اپنے غلام کے کہنے کے باوجود حوصلہ مندی کا ثبوت دیا۔
- اس سبق سے ہم کو یہ نصیحت ملتی ہے کہ اجنبی مہمان کا بھی استقبال نہایت خوش دلی سے کرنا چاہیے اور اس کی ضیافت اپنی استطاعت سے بڑھ کر کرنا چاہیے۔

مختصر سوالات

۱- خیمہ کے مالک کی بیوی خصی ذبح کرنے سے کیوں روک رہی تھی؟

۲- مہمان نوازی کا خیمہ کے مالک کو کیا بدلہ ملا؟

طویل سوالات

۱- بارش شروع ہونے کے بعد عباسی خلیفہ نے کیا کیا؟

۲- خیمہ کے مالک نے خلیفہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

۳- خیمہ کے مالک نے مہمان کے رات کے کھانے کا کیا انتظام کیا؟
۴- صبح ہوئی تو خلیفہ نے غلام سے کیا پوچھا؟
۵- خلیفہ نے غلام کو کیا حکم دیا؟

عملی کام

۱- سبھی مشکل الفاظ کو بار بار لکھیں اور ان کے معانی زبانی یاد کر لیں۔
۲- خیمہ کے مالک اور اس کی بیوی کی گفتگو اختصار میں لکھیے۔
۳- اس سبق میں جتنے افعال استعمال ہوئے ہیں استاد کی مدد سے ان کے مصادر لکھیے۔

❖❖❖

۲- جشنِ نوروز

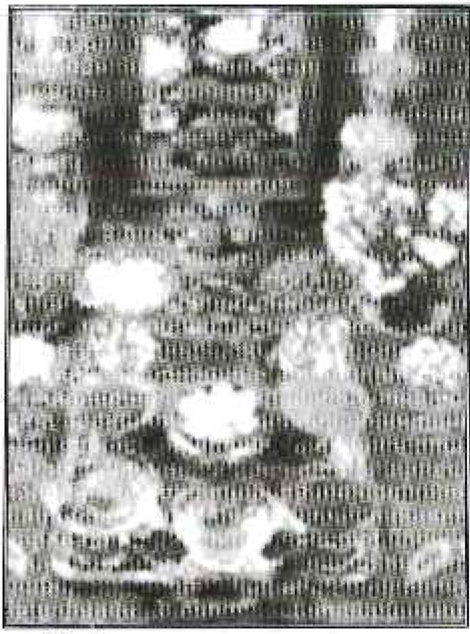

جشن نوروز از زمانهای بسیار قدیم در ایران برپا می شده است و در بارهٔ آن داستانها گفته اند. این جشن را نوروز می نامند، زیرا سال با آن آغاز می شود.

گویند که جمشید در این روز بر گاوی نشست و به جنگِ دیوان رفت و آنها را شکست داد و روزِ ششم فرود دین با پیروزی تمام بازگشت و زرِ بسیار غنیمت آورد. به فرمانِ جمشید از آن زر و گوهر تختی ساختند.

از آن پس پادشاهانِ ایران هر سال این روز را جشن می گرفتند. شاه در این روز جامه ای گران بها می پوشید، گوهرهای گران بها بر خودمی آویخت و تاج بر سر می گذاشت و بر تختِ مخصوص می نشست.

در این هنگام شخصی که قدمِ او را مبارک می دانستند به خدمتِ شاه می رسید و سالِ نو را تبریک می گفت و به نیایش می پرداخت.

"منشِ بد شکست بیابد.

دروغ شکست بیابد۔
ناراستی شکست بیابد"۔

بدین ترتیب مراسم جشن نخستین روز سال آغاز می گشت۔ یکی از مراسم نوروز آن بود کہ بزرگان و نمایندگانی کہ از سراسرِ کشور در پای تخت گرد آمدہ بودند بہ خدمت شاہ می رسیدند و شادباش می گفتند۔ مراسمِ سلام نوروز اکنون نیز برگزار می شود۔

(ماخوذ از فارسی و دستور، کتاب اوّل)
(مؤلفہ دکتر زہرا خانلری، کیا)

مشکل الفاظ کے معانی

برپا شدن	=	منعقد ہونا
آغاز	=	شروع
دیوان	=	دیو کی جمع، شیطان
پیروزی	=	کامیابی
بازگشتن	=	واپس ہونا
غنیمت	=	وہ مال جو جنگ میں دشمن سے حاصل ہو
نخستین	=	پہلا
گرد آمدن	=	جمع ہونا

غور کرنے کی باتیں

- ❖ ہر قوم کے تیوہار کی کوئی نہ کوئی تاریخ ہوتی ہے۔ جشن نوروز ایرانیوں میں زمانۂ قدیم سے مروّج ہے۔
- ❖ اس مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تیوہار ایرانیوں میں کیسے شروع ہوا۔
- ❖ اس تیوہار کے دن ایرانی کیا کرتے ہیں، اور اس جشن کو کس طرح مناتے ہیں، اس پر روشنی پڑتی ہے۔
- ❖ یہ جشن نئے سال کے پہلے دن منایا جاتا ہے۔
- ❖ ایرانی یا شمسی سال فروردین مہینہ کی پہلی تاریخ (۲۱/ مارچ) سے شروع ہوتا ہے۔
- ❖ یہ جشن ایرانیوں کے یہاں آج بھی منایا جاتا ہے۔

مختصر سوالات

۱- ایرانی سال کے پہلے دن کون سا جشن مناتے ہیں؟

۲- جمشید کون تھا؟

۳- شاہانِ ایران اس روز کیسا لباس پہنتے ہیں؟

۴- کیا سلامِ نوروز کی رسم آج بھی موجود ہے؟

۵- جمشید دیووں کو شکست دینے کے بعد ایران کس دن واپس آیا؟

طویل سوالات

۱- ایرانی جشن نوروز کس طرح مناتے ہیں؟ اسے پانچ جملوں میں تحریر کیجیے۔

۲- جمشید کے حالات اپنے استاد سے معلوم کر کے لکھیے۔

۳- جمشید کا تخت کس چیز سے بنایا گیا تھا؟ اسے چند جملوں میں لکھیے۔

عملی کام

۱- جشن نوروز کے طرز پر چند جملے فارسی میں عید الفطر پر لکھیے۔

۲- 'جمشید در این روز بر گاوی نشست'۔ اس جملے کی تحلیل نحوی کیجیے اور یہ بتایئے کہ یہ جملہ خبریہ ہے یا انشائیہ۔

۳- 'برپا شدن'، 'بازگشتن' اور 'گرد آمدن' سے ماضی قریب کی گردان لکھیے۔

۴- مندرجہ ذیل الفاظ کو فارسی جملوں میں استعمال کیجیے۔

پیروزی ....

غنیمت ....

نخستین ....

❖ ❖ ❖

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

۳- زن در هند

ملکہ نور جہاں

رضیہ سلطانہ

زنِ هندوستان مانندِ زنِ کشورهای اروپا در جنبش بحرکت آمده و جمعیت های متعددی مرکّب از بانوانِ هند تشکیل رویده۔
درسال ۱۹۱۹ عیسوی این مجامع در هندوستان خیلی توسّعه یافته ویک مجمع بزرگی بنام ''مجمعِ عمومِ زنانِ هند'' در ستان تاسیس یافت که دران مسائلِ اجتماعیِ زنان مانند اصلاحِ قوانینِ زناشوئی وپہ داشت واخلاقِ زنان وحقوقِ اجتماعیٔ آنها موردِ مذاکره وگفتگو قرار گرفت۔ وبدین وسیله بسیاری از عاداتِ نکوهیده ومخالفِ قانونِ اجتماعی ومدنی که در بابتِ زنان جاری بوده وظلمانی که در حقِ آنان وارد می ساختند رفع وبرطرف شده است۔ ازان جمله سوزانیدنِ زنانِ زنده بعد از وفاتِ شوهر وازدواجِ دختران خُردسال وغیره باشد۔

سروجنی نائیڈو

مردُلا سارا بھائی

انجمن زنان قوانینی وضع کرده است که بحالِ آنان بسیار نافع ونیکو بوده وحقوقِ آنها را حمایت ودفاع می کند۔ از کوشش های این انجمنِ زنانِ این کشور نیز اهل شده اند ودر عهده های مهم دولتی مثلِ قضاوت، وکالت وطبابت مشغول کار هستند۔ خانم وجیا لکشمی پاندیت، خانم ساروجینی نایدو، خانم شاهنواز،

اندرا گاندھی

پرتیبھا دیوی سنگھ پاٹل

خانم کلثوم سایانی و خانم مرڈلا سارا بھائی وغیرہ از بانوانِ نامی هند برای بهبودی بانوان خیلی زحمت کشیده اند۔ حتی یکی از میان آنان خانم اندرا گاندی نخست وزیر جمهوریۂ هند منتخب شده است۔ دیگر خانم های ممتاز هند این طور هستند: سرکار خانم ملکہ نور جهان بیگم، خانم رضیہ سلطانہ، صدر جمهوریۂ هند خانم پرتیبها دیوی سنگھ پاتیل، خانم محسنہ قدوائی، خانم انورہ تیمور، خانم جے للیتا، خانم ارونا آصف علی، خانم ممتا بنرجی، خانم مایاوتی، خانم شیلا دیکشت و خانم چاند بی بی وغیرہ آن۔ از اینها مقام و رتبتِ زن در کشور کنونی هند بخوبی معلوم می گردد۔

(ماخوذ)

مشکل الفاظ کے معانی

جمعیت	=	انجمن
اجتماعی	=	معاشرتی
زناشوئی	=	عقد و نکاح
نکوهیده	=	زشت، بُرا
مدَنی	=	شهری
ازدواج	=	عقد و نکاح
خردسال	=	کم عمر
دفاع کردن	=	حفاظت کرنا
کشور	=	مُلک
اهل	=	لائق
کنونی	=	جدید

تاسیس	=	بنیاد
نخست وزیر	=	وزیراعظم

غور کرنے کی باتیں

- یوروپی ممالک کی خواتین میں انیسویں صدی میں بیداری آئی۔
- اُن ملکوں کی خواتین نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے اپنی انجمنیں بنائیں۔
- بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں ان تحریکوں سے ہندستان کی خواتین میں بھی بیداری آئی۔
- شوہر کی وفات کے بعد بیوہ کو زندہ جلانے کا رواج عام تھا۔ اس کو ستی پرتھا کہتے تھے۔
- کم عمر لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کا بھی چلن تھا
- خواتین کی بیداری سے اس قسم کی غیر انسانی اور غیر اخلاقی حرکتوں پر روک لگی۔
- خواتین میں تعلیم کا ذوق پیدا ہوا۔ اب تو زندگی کے ہر شعبہ میں خواتین کام کرتی نظر آتی ہیں۔

مختصر سوالات

۱- یوروپی خواتین میں کب بیداری آئی؟

۲- ہندستان کی خواتین کب بیدار ہوئیں؟

۳- حالیہ دور میں ہندوستانی سیاست میں اہم رول ادا کرنے والی چند خواتین کے نام بتایئے۔

۴- کسی دو ظالمانہ حرکتوں کا ذکر کریں جو ہندستانی عورتیں جھیلتی تھیں۔

۵- پانچ مشہور ہندستانی خواتین کے نام لکھیے۔

طویل سوالات

۱- ہندستانی خواتین کے متعلق پانچ جملے لکھیے۔

۲- ہندستانی جمہوریہ کی خاتون صدر اور نخست وزیر کے نام بتائیے۔
۳- خواتین میں بیداری آنے کے فوائد بیان کیجیے۔

عملی کام

۱- مندرجہ ذیل افعال کے صیغوں کے نام لکھیے :

یافت ....
کرد ....
می ساختند ....
شدہ است ....

❖ ❖ ❖

۴- فردوسی

فردوسی یکی از شاعرانِ بزرگِ ایران است که در حدودِ هزار سال پیش می زیسته است۔ فردوسی در توس (طوس) نزدیک مشهد به دنیا آمد و در همانجا زندگی کرد۔ آرام گاهش نیز در توس است۔ کسانی که برای زیارت به مشهد می روند از آرام گاه این شاعر بزرگ هم دیدن می کنند۔

فردوسی مردی میهن پرست بود و به تاریخِ ایرانِ قدیم علاقه داشت۔ این بود که داستانهای شاهان و پهلوانانِ قدیمِ ایران به شعر در آورد و در کتابی جمع کرد۔ همهٔ ایرانیان این کتاب را می شناسند و آن را می خوانند۔ اسم این کتاب شاهنامه است۔ شاهنامه داستان های زیبا دارد مانند داستان رستم و سهراب، بیژن منیژه و زال و رودابه۔

فردوسی با سرودنِ شاهنامه خدمتی بزرگ به ایران کرده است۔ این است که همهٔ ایرانیان فردوسی را دوست دارند۔ و بر او آفرین گویند۔ فردوسی خود گفته است:

بسی رنج بُردم درین سالِ سی   عجم زنده کردم بدین فارسی
نمیرم ازین پس که من زنده ام   که تخمِ سخن را پراگنده ام
هر آنکس که هشداری دارد و دین   پس از مرگ بر من کند آفرین

(ماخوذ)

❖ ❖ ❖

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL ★ PATNA ★

مشکل الفاظ کے معانی

می زیستہ است	=	زندہ رہا ہے۔ زیستن مصدر سے ماضی قریب ہے۔ یہاں 'می' دوام و تسلسل کے معنی میں ہے۔
توس (طوس)	=	ایران کا ایک مشہور شہر ہے۔
مشہد	=	ایران کا بہت مشہور شہر جہاں حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کا مزار ہے۔
آرام گاہ	=	آرام کی جگہ۔ یہاں اس سے مزار مراد ہے۔
میہن	=	وطن
علاقہ	=	تعلق
شاھنامہ	=	فردوسی کی مشہور مثنوی جس میں ساٹھ ہزار اشعار ہیں۔
رودابہ	=	زالؔ کی بیوی کا نام ہے۔

غور کرنے کی باتیں

- فردوسی ایران کے قومی شاعر ہیں۔
- انھوں نے شاہنامہ کے عنوان سے ایک طویل مثنوی نظم کی۔
- شاہنامہ میں قدیم ایران کے بادشاہوں کے حالات، ان کی حکمرانی وغیرہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔
- مثنوی اُس نظم کو کہتے ہیں، جس کے ہر دو مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔
- فارسی میں رزمیہ، بزمیہ، عرفانی اور متصوفانہ طویل مثنویاں نظم ہوئی ہیں۔
- مولانا روم کی مثنوی ''مثنوی معنوی'' عرفانی مثنوی ہے۔

❖ فردوسی کا شاہنامہ رزمیہ مثنوی کی مثال ہے۔

مختصر سوالات

۱- فردوسی نے کون سی مثنوی لکھی تھی؟
۲- اس نے یہ مثنوی کس بادشاہ کے زمانہ میں لکھی تھی؟
۳- اس کا نام شاہنامہ کیوں رکھا گیا؟
۴- یہ مثنوی کتنے سالوں میں لکھی گئی؟
۵- عجم سے کیا مراد ہے؟

طویل سوالات

۱- فردوسی کے حالات زندگی کو اپنی زبان میں مختصر طور پر لکھیے۔
۲- فردوسی نے کیوں کہا کہ "عجم زندہ کردم بدیں فارسی"۔
۳- ایران کے ان دو شہروں کی اہمیت بتایئے، جن کا اس سبق میں ذکر ہے۔

عملی کام

مندرجہ ذیل الفاظ کو بتایئے کہ وہ زمانہ کے اعتبار سے کون سے افعال ہیں۔ اور ان کا صیغہ کیا ہے؟

زیستہ است ....

می شناسد ....

گویند ....

داشت ....

❖ ❖ ❖

۵- امیرِ خسرو دهلوی

ابوالحسن یمین الدوله امیر خسرو به سالِ شش صد و پنجاه و یک در شهر پتیالی (نزد آگره) متولّد شد. پدرش امیر سیف الدین محمود یکی از فضلای زمان به شمار می رفت. خسرو بعد از کسبِ علوم و فنون به تحصیلِ آثار و اشعار فارسی پرداخت. درین زبان استعدادِ کلّی بهم رسانید و از عنفوانِ شباب به سرودنِ اشعار آغازید. از جهتِ ندرتِ بیان و شیرینیِ کلام و کثرتِ اشعار می توان او را شاعرِ صفِ اوّل شمرد.

اقامت گاهِ خسرو دارالسلطنت دهلی بود و نزد سلاطین آن ولایت معزّز و محترم بود و عدّه ای از آنان را در اشعارش نامبرد و مدح کرد. او در الفاظ و معانی پیرویِ شعرای نامیِ ایران نمود. با این همه توان گفت خسرو طرز خاصی دارد که آن لحن در دیگر شعرای زبانِ پارسیِ هند به تفاوتِ مراتب دیده می شود. و این سبک به تدریج صورتی مخصوص اختیار کند و سبک خصوصیِ هند را به وجود می آرد.

امیر خسرو به دست شیخ نظام الدین اولیاً بیعت کرد.

غزل های او بیشتر مضامین عاشقانه دارد. او گفتگوی آرزوهای دیدار و هجر درمیان آورده و از سیلِ اشک دروی بحث کرده است. امیر خسرو در اتباعِ نظامی گنجوی مثنویات نوشته و مثنویاتِ او از حیث تاریخ اهمیت دارد. او کتابی در فنِ انشا بنامِ رسائل الاعجاز تالیف کرده است.

بحیثیت مجموعی خسرو را می توان بزرگ ترین شعرای فارسیِ هند نامید.

وفات خسرو بہ سال ۷۲۵ھ در دارالسلطنتِ دھلی اتفاق اُفتاد و در پائین نظام الدین اولیأ آسودہ است۔

(ماخوذ)

مشکل الفاظ کے معانی

فضلا	=	فاضل کی جمع، بزرگ، زیادہ
بہ شمار رفتن	=	شمار ہونا، گنا جانا
کسب	=	حاصل کرنا
استعداد	=	قابلیت
بہم رسانیدن	=	اکٹھا کرنا، جمع کرنا
عنفوان	=	ابتدا، آغاز
سرودن	=	گانا، کہنا
اقامت گاہ	=	رہنے کی جگہ
سلاطین	=	سلطان کی جمع، بادشاہ
ولایت	=	ملک، علاقہ
لحن	=	لہجہ
تفاوت	=	فرق
سبک	=	طرز، اسلوب، طریقہ
تدریج	=	آہستہ آہستہ، دھیرے دھیرے
اولیاء	=	ولی کی جمع، دوست، قریب۔ یہاں واحد کے معنی میں استعمال ہے۔

ABSOL SOLUTIONS PATNA

اتباع	=	پیروی کرنا، تقلید کرنا
پائین	=	نیچے، پائتانہ

غور کرنے کی باتیں

- اس مضمون میں عنوان کے مطابق امیر خسرو کے حالاتِ زندگی، شاعروں میں ان کے مقام و مرتبہ اور ان کی خصوصیاتِ شاعری کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔
- خسرو ایک ایسے فارسی شاعر ہیں، جو ہندستان میں پیدا ہوئے، لیکن انھوں نے فارسی غزل اور مثنوی میں وہ مقام حاصل کیا جو اہل زبان ایرانی شاعروں کو حاصل تھا۔ اس سے ان کی فارسی زبان پر قدرتِ کاملہ کا اندازہ ہوتا ہے۔
- ان کی غزلیں سعدی و حافظ کی غزلوں سے کم معیار کی نہیں ہیں۔ ان میں بھی وہی نغمگی، سوز و گداز اور عشق حقیقی کی کشش معلوم ہوتی ہے، جو مذکورہ شاعروں کے کلام میں پائی جاتی ہے۔
- ان کی مثنویات بھی فارسی زبان کی بہترین مثنویوں میں شمار ہوتی ہیں۔ اور نظامی گنجوی کی مثنویوں کے ہم مرتبہ ہیں۔
- خسرو سبک ہندی کے موجد اور اسے بامِ ارتقا پر پہنچانے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اس لیے خسرو کو ایرانی شعراء بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

مختصر سوالات

۱- پٹیالی نزد آگرہ میں کون پیدا ہوا تھا؟

۲- امیر خسرو کی ولادت کب ہوئی تھی؟

۳- ان کے والد محترم کا اسم گرامی کیا تھا؟

۴- وہ کس زبان کے شاعر تھے؟
۵- انھیں فارسی شاعری کے کن اصناف پر مہارتِ تامہ حاصل تھی؟
۶- وہ کس کے مرید تھے؟
۷- ان کی شاعری میں کس سبک کی پیروی کی گئی ہے؟

طویل سوالات

۱- امیر خسرو کے حالاتِ زندگی کو مختصر طور پر لکھیے۔
۲- فارسی غزل کی کون سی خوبیاں امیر خسرو کی غزلوں میں پائی جاتی ہیں۔ انھیں ان کے اشعار کی روشنی میں بیان کیجیے۔
۳- امیر خسرو نے کتنی مثنویاں لکھی ہیں؟ ان کے نام لکھیے۔

عملی کام

۱- خسرو کی کوئی ایک غزل کو زبانی یاد کیجیے۔
۲- فارسی میں چار جملے لکھیے جو توانستن مصدر سے فعل ماضی مطلق یا زمانہ حال میں ہوں۔ جیسے: او توانست گفت، این می توان گفت۔

❀ ❀ ❀

تذکرہ

'تذکرہ' عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا معنی ٹکٹ، پاسپورٹ، یادداشت اور نصیحت کرنا ہے۔ اصطلاحی اعتبار سے 'تذکرہ' فارسی زبان میں ان کتابوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، جن میں شعرا کے حالات اور نمونہ کلام موجود ہوں۔ فنی اعتبار سے 'تذکرہ' صنفِ انشا کی ایک قسم ہے، جس میں تاریخ، لغت اور تنقید کے تینوں عناصر موجود ہوتے ہیں۔

تاریخی اعتبار سے تذکرہ ایک قدیم صنف ادب ہے جو عربی ادب سے فارسی ادب میں آئی ہے اور انتہائی اہم صنفِ ادب ہے۔ تذکرہ ایسی کتاب کو کہا جاتا ہے، جس میں شاعروں، ادیبوں، صوفیوں اور عالموں کے حالات کو تحریر کیا گیا ہو۔ تذکرے، بیاض اور یادداشت قسم کی چیزیں ہیں، جس میں صاحب تذکرہ شاعروں کے حالاتِ زندگی، کلام کا نمونہ، تنقیدی جائزہ اور ادبی مقام کو بیان کرتا ہے۔

فارسی ادب میں تذکروں کا بیش بہا ذخیرہ موجود ہے، جس میں عموماً شاعروں، ادیبوں، عالموں اور بزرگانِ دین کے احوال زندگی اختصار کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔

تذکرہ نویسی کی روایت فارسی زبان میں عوفی کی کتاب 'لباب الالباب' سے شروع ہوئی ہے۔ اس کے بعد ہی تذکرہ نویسی کا ایک عام رجحان وجود میں آیا۔ 'تذکرۃ الشعرا'، 'تحفۂ سامی'، 'ہفت اقلیم'، 'آتش کدہ'، 'صحفِ ابراہیم' وغیرہ اس فن کی مشہور کتابیں ہیں۔ غیر مسلم ادیبوں نے بھی تذکرے لکھے ہیں، جیسے 'سفینۂ خوشگو' اور 'سفینۂ ہندی'۔ اس کے علاوہ 'خزانۂ عامرہ'، 'مجمع النفائس'، 'ریاض الشعرا'، 'تذکرہ طاہر نصر آبادی'، 'مجمع الفصحا' اور 'معراج الخیال' وغیرہ بے